

126907-غیر مسلموں کے قبرستان کے قریب مسجد بنانے کا حکم

سوال

سوال: کیا یہ جائز ہے کہ ہم غیر مسلموں کے قبرستان کے پاس مسجد بنائیں، یا مسجد [کلیئے زمین] خریدیں؟

پسندیدہ جواب

اول:

جن شرعی احکامات کے ذریعے شرک کے فتنہ کی بیخ کنی اور غلو کے تمام دروازے بند کئے گئے ہیں ان میں: قبروں کو عبادت گاہ بنانے، قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے، یا قبرستان کو نماز کی جگہ بنانے سے ممانعت شامل ہے۔

اور اس کلیئے مسلمانوں کی قبروں اور مشرکوں کی قبروں میں کوئی فرق نہیں ہے، بلکہ مسلمانوں اور ان میں سے خصوصی طور پر نیک لوگوں کی قبروں سے [ان معاملات میں] دور رہنا زیادہ ضروری ہے؛ کیونکہ یہ شرک کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔

چنانچہ بخاری: (436) اور مسلم: (531) میں ہے کہ عائشہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم دونوں کہتے ہیں کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکرات الموت جاری تھیں تو آپ نے اپنے پھرے مبارک پر اپنی چادر ڈال لی، اور جس وقت کچھ افاقہ ہوا تو اپنے پھرے سے چادر ہٹانی، آپ ابھی انسی [سکرات کی] حالت میں تھے، آپ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ یہود و نصاری پر لعنت فرمائے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنایا) آپ انکے اس عمل سے دور رہنے کی تلقین کر رہے تھے۔

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قبرستان اور حمام کے علاوہ ساری کی ساری زمین مسجد ہے)

اس روایت کو امام احمد (11379)، ابو داود (492) اور ترمذی (317) نے روایت کیا ہے، اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ذہبی نے امام حاکم کی موافقت کی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسکی سند کو اقتضاء الصراط (232) میں "جید" کہا ہے، اور البانی و مسند احمد کے محققین نے اسے صحیح کہا ہے، لیکن دارقطنی اور امام ترمذی نے اس حدیث کے مرسل ہونے کو راجح قرار دیا ہے۔

جبکہ اس مضموم کی متعدد احادیث مشور اور معلوم ہیں۔

ابن قیم رحمہ اللہ نے غزوہ تبوک کے فوائد بیان کرتے ہوئے مسجد ضرار کا ذکر بھی کیا، جس میں نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع بھی فرمایا، انہوں نے مزید کہا کہ:

"ان فوائد میں یہ بھی ہے کہ: نیکی اور عبادت سے بہت کر کسی اور مقصود کلیئے وقف درست نہیں ہے، جیسے کہ منافقین کا اس مسجد [ضرار] کو وقف کرنے کا عمل درست نہیں، چنانچہ اسی بنیاد پر اگر کوئی مسجد قبر پر بنائی گئی تو اس مسجد کو گرا دیا جائے گا، بالکل اسی طرح اگر کسی میت کو مسجد میں دفن کیا گیا تو قبر کھود کر میت نکال دی جائے گی، اس بارے میں امام احمد وغیرہ نے واضح الفاظ میں صراحت کی ہے۔"

اہم اسلام میں مسجد اور قبر دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے، بلکہ ان دونوں میں سے جو بعد میں ہو گا اسے ختم کر دیا جائے گا، اور جو پہلے موجود تھا اسکے حق میں فیصلہ ہو گا] یعنی: اگر مسجد پہلے بنائی گئی بعد میں وہاں قبر بنائی گئی تو قبر اکھاڑوی جائے گی، اور مسجد باقی رہے گی، بلکہ اگر قبر پہلے بنائی گئی بعد میں مسجد تعمیر کی گئی تو پھر مسجد گردی جائے گی، اور قبر کو باقی رکھا جائے گا۔ مترجم] اور اگر دونوں کو اکٹھا بنایا جائے تو یہ وقت جائز نہیں ہو گا، اور ایسی مسجد میں نماز پڑھنا بھی درست نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور جو قبر کو عبادتگاہ بنائے، یا قبر پر چراغاں کرے اس پر لعنت فرمائی۔

حقیقت میں یہی دین اسلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی اور رسول کو دیکھ مبouth فرمایا، لیکن اس اسلام کی لوگوں میں انجیت دیکھ لیں !! اپو اسلام کتنا اجنبی نظر آتے گا" انتہی

"زاد المعاونی بہی خیر العباد" (3/572)

اور اگر یہ قبریں یا قبرستان ایسی جگہ کے قریب ہے جہاں مسجد بنانے کی ارادہ ہے تو وہاں مسجد بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ تین شرائط کا خیال رکھا جائے :

1- مسجد بنانے کا مقصد ان قبروں کی تعمیم یا ان قبروں سے تبرک حاصل کرنا نہ ہو۔

2- قبریں مسجد کے قبلہ کی جانب نہ ہوں، کیونکہ ابو مرید غنوی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قبروں پر نہ پڑھو اور نہ ہی انکی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھو) مسلم: (972)

3- مسجد اور قبرستان میں واضح طور پر علیحدگی ہو، کہ کوئی بھی قبر مسجد کے صحن یا مسجد کے کسی بھی حصے میں نہ ہو، اور دیکھنے والوں کو واضح طور پر نظر آتے کہ مسجد اور قبرستان بالکل الگ الگ ہیں، مثال کے طور پر درمیان میں روڈ، گلی، یا وسیع فاصلہ وغیرہ ہو۔

ابو بکر اثرم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :

"میں نے ابو عبد اللہ [یعنی: احمد بن حنبل رحمہ اللہ] کو سنا ان سے قبرستان میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا؛ تو انہوں نے قبرستان میں نماز کو مکروہ کہا۔

ان سے کہا گیا: مسجد قبروں کے درمیان میں ہے، کیا اس مسجد میں نماز پڑھ لے؟

انہوں نے اسے بھی مکروہ کہا۔

ان سے کہا گیا: مسجد اور قبروں کے درمیان میں پرده اور رکاوٹ ہے۔

تو انہوں نے اس میں فرض نمازیں پڑھنے کو مکروہ سمجھا، اور اس میں جائزے پڑھنے کی رخصت دی، اور ساتھ میں ابو مرید غنوی رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قبروں کی طرف چہرہ کر کے نماز مت پڑھو) اور کہا کہ: اسکی سند جید ہے" انتہی

"فتح الباری" از ابن رجب (2/398)

مزید تفصیلات کلیئے سوال نمبر: (7875) اور (13490) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ :

مشرکوں یا مسلمانوں کی قبروں کے قریب مسجد بنانے میں کوئی مانع نہیں ہے، بشرطیکہ مسجد قبرستان کی حدود میں نہ ہو، بلکہ درمیان میں راستہ ہو یا کسی اور چیز کی وجہ سے واضح طور پر قبرستان سے الگ ہو۔

لیکن اگر آپکو قبرستان سے دور کیں اور جگہ میسر ہو تو یہ زیادہ بہتر اور محتاط ہو گا، کیونکہ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ قبرستان کا مسجد تک پہلی جانے کا عین خدشہ ہے۔

واللہ اعلم۔